(جلد دوم)

مناقب اہل بیتؑ

مشہور عربی کتاب

اَلْقَطْرَۃُ مِنْ بِحَارِ مَنَاقِبِ النَّبِیِّ وَالْعِتْرَۃِ

کا ترجمہ

مؤلف

آیت اللہ سید احمد مستنبط قدس سرہ

مترجم

حجۃ الاسلام مولانا ناظم رضا عترتی

ناشر

ادارہ منہاج الصالحین

جامعہ ٹاؤن ٹھوکر نیاز بیگ۔ لاہور فون: 5425372

کل الحقوق محفوظہ

نام کتاب .... مناقب اہل بیتؑ (جلد دوم)

مؤلف .... آیت اللہ سید احمد مستنبط قدس سرہ

مترجم .... حجۃ الاسلام مولانا ناظم رضا عترتی

اہتمام .... مولانا ریاض حسین جعفری (فاضل قم)

ناشر .... ادارہ منہاج الصالحین لاہور

پروف ریڈنگ .... غلام حیدر چوہدری

ہدیہ .... =/200 روپے

نرجس کا چاند طلوع ہوا

(۱/۵۱۳) طبری کتاب دلائل میں حکیمہ خاتون دختر حضرت جوادؑ سے آنحضرت کی ولادت کی کیفیت کو نقل کرتے ہیں کہ وہ کہتی ہیں:

امام عسکریؑ نے ایک دن مجھ سے فرمایا: پھوپھی جان! میں چاہتا ہوں آج رات آپ ہمارے ساتھ افطار کریں کیونکہ آج رات ایک اہم واقعہ رونما ہوگا۔ میں نے عرض کیا: کونسا امر آج کی رات رونما ہوگا؟ آپ نے فرمایا:

ان القائم من آل محمد یولد فی هذه اللیلة

"بے شک آج کی رات قائم آل محمد علیہم السلام اس دنیا میں آئے گا"

میں نے عرض کیا: وہ کس سے پیدا ہوں گے اور ان کی والدہ کون ہے؟ آپ نے فرمایا: نرجس۔ حکیمہ خاتون کہتی ہے: میں حضرت کے گھر گئی سب سے پہلے جس سے میری ملاقات ہوئی وہ حضرت نرجس خاتون تھیں۔ مجھ سے انہوں نے کہا: پھوپھی جان میں آپ پر قربان جاؤں آپ کا کیسا حال ہے؟ میں نے ان سے کہا: بلکہ میں آپ پر قربان جاؤں اے زمانے کی عورتوں کی سردار! جب میں نے اپنے جوتے اتارے تو نرجس خاتون آ گئیں، تاکہ میرے پاؤں پر پانی ڈالیں۔ میں نے انہیں قسم دی کہ ایسا نہ کریں۔ میں نے ان سے کہا: خدا نے آپ کو ایک بچہ عطا کیا ہے جو آج رات اس دنیا میں تشریف لا رہا ہے۔ یہ بات سن کر ایک عزت و وقار اور ہیبت کے لباس نے نرجس کو چھپا لیا اور میں نے ان میں حمل کے کوئی آثار نہ دیکھے۔ نرجس خاتون نے سوال کیا: کس وقت وہ بچہ اس دنیا میں آئے گا؟ میں نہیں چاہتی تھی کہ کوئی خاص وقت بیان کروں۔ کیونکہ ہو سکتا ہے وہ غلط ہو جاتا۔ میں نے ان سے کہا: امام عسکریؑ نے فرمایا ہے: صبح کی پہلی سفیدی کے وقت۔

جب میں نے افطار کر لیا اور نماز سے فارغ ہو گئی اور سو گئی تو نرجس میرے ساتھ سو گئی۔ پھر میں نماز شب کے لئے اٹھی تو نرجس بھی بیدار ہو گئی۔ میں نے نماز پڑھی اور صبح کے انتظار میں بیٹھ گئی۔ نرجس خاتون آرام کرنے لگیں۔ جب میں نے خیال کیا کہ صبح قریب ہے تو میں طلوع فجر کی جستجو کے لئے باہر آئی اور آسمان کی طرف دیکھا۔ میں نے ستاروں کو دیکھا کہ وہ چھپ گئے ہیں اور صبح کی پہلی سفیدی بہت نزدیک ہے۔ پھر میں اندر واپس چلی گئی۔ گویا شیطان نے میرے اندر وسوسہ پیدا کر دیا۔ امام عسکریؑ نے ساتھ والے کمرے سے مجھے آواز دی اور فرمایا: پھوپھی جان! آپ جلدی نہ کریں گویا وہ امر انجام پا گیا ہے۔ آپ نے سجدہ کیا اور آپ کی دعا کو میں نے سنا۔ دعا میں کچھ کہہ رہے تھے۔ لیکن میں کچھ نہ سمجھ سکی۔ اور نہ جان سکی کہ کیا ہے؟ اس وقت میں نے اپنے اندر سنجیدگی اور سکون کو محسوس کیا۔ زیادہ وقت نہ گزرا تھا کہ میں نے احساس کیا کہ نرجس خاتون نے اپنے آپ کو حرکت دی ہے۔ میں نے ان سے کہا: مت ڈرو! خدا تیرا محافظ ہے۔ نرجس خاتون میرے سینے پر آ گئی اور بچہ مجھے دے دیا اور خود سجدے میں زمین پر گر گئی۔ میں نے بچے کو دیکھا، جو حالت سجدہ میں زمین پر پڑا ہے۔ اور سجدہ میں توحید، رسالت، اور امامت کا اقرار کیا اور فرمایا:

لا اله الا الله محمد رسول الله وعلی حجة الله

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور علیؑ اللہ کی حجت ہے"

اس کے بعد اس بچے نے اپنے والد بزرگوار تک تمام اماموں کے نام لئے۔ امام عسکریؑ نے مجھے آواز دی اور فرمایا: پھوپھی جان! میرا بیٹا میرے پاس لاؤ۔ میں نے چاہا کہ اس کو نہلاؤں اور اسے پاکیزہ کروں۔ میں نے جب دیکھا تو کسی قسم کی اصلاح اور پاک کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ بلکہ وہ تو کامل صاف اور پاکیزہ ہے۔ میں بچے کو امامؑ کے پاس لے گئی۔ امام نے اپنے نور چشم کو گود میں لیا۔ چہرے اور پاؤں کو چوما اور اپنی زبان بچے کے منہ میں ایسے رکھی جس طرح مرغی اپنے بچے کو اپنی چونچ کی نوک سے غذا کا دانہ دیتی

میرے بیٹے! پڑھو! اس [illegible] بسم

اللہ الرحمن الرحیم) پڑھی۔ پھر امام نے کچھ ایسی کتابوں کو پڑھا جن کے متعلق آپ جانتے تھے کہ وہ راز کو چھپا کر رکھیں گی اور اس خبر کو فاش نہیں کریں گی۔ بچے ان کو دکھاؤ اور فرمایا کہ اس بچے پر سلام کرو۔ بس وہ اور کہا: تجھے خدا کے سپرد کیا اور پھر واپس چلی جاؤں۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا: پھوپھی جان! نرجس کو بلاؤ کہ میرے پاس آئے۔ میں نے انہیں آواز دی اور کہا امام آپ کو بلا رہے ہیں تاکہ بچے کو دیکھ لے اور اس کے ساتھ الوداع کرے۔ میں اس اہم امر اور واقعہ کو دیکھنے کے بعد اور رات گزارنے کے بعد اپنے گھر واپس چلی گئی۔ اگلے دن جب میں امام کی خدمت میں پہنچی تو بچے کو آپ کے پاس نہ پایا۔ آپ کو میں نے بچے کی ولادت کی مبارک باد دی اور آپ سے بچے کے متعلق دریافت کیا:

آپ نے فرمایا:

یا عمة: هو في ودائع الله الى ان ياذن الله في خروجه

”اے پھوپھی جان! وہ امانِ خدا اور اس کی حفاظت میں ہے یہاں تک کہ خدا اسے خروج کی اجازت دے“

(دلائل الامامۃ: [illegible])

طبریؒ اسی کتاب میں اس روایت کی مثل ایک دوسری روایت ذکر کرتے ہیں، جس میں مختصر سا اضافہ ہے جسے ہم اس جگہ نقل کرتے ہیں۔

فرأيت صبياً كأنه فلقة قمر على ذراعه الأيمن مكتوب (جاء الحق وزهق الباطل إن الباطل كان زهوقا) (سورہ اسراء آیت نمبر ۸۱)

”ترجمہ: میں نے ایسا بچہ دیکھا جس کا چہرہ گویا چاند کا ٹکڑا ہو اور اس کے دائیں بازو پر لکھا ہوا تھا۔ (حق آ گیا اور باطل نابود ہو گیا بے شک باطل ختم ہونے والا ہے)“

امامؑ نے کافی دیر تک بچے کے ساتھ اظہار محبت کیا اور گفتگو کی۔ پھر بچے نے اپنے لب مبارک کھولے اور گفتگو شروع کی۔ اس کے بعد سب اماموں کے نام اپنے نام سمیت [illegible]

کئے اور اپنے دوستوں کے لئے دعا کی کہ خدایا اس کے ہاتھ پر فرج اور کشادگی عطا فرمائے۔ پھر میرے اور امام کے درمیان تاریکی نے فاصلہ پیدا کر دیا۔ اس کے بعد میں نے بچے کو نہ دیکھا۔ میں نے عرض کیا: اے میرے آقا! وہ بچہ جو خدا کے نزدیک صاحب عزت ہے کہاں گیا؟ آپ نے فرمایا: وہ جو اس بچے کے ساتھ مجھ سے زیادہ لائق ہے اس نے لے لیا ہے میں اپنی جگہ سے اٹھی اور گھر واپس چلی گئی۔ چالیس دن کے بعد میں امامؑ کے گھر دوبارہ مشرف ہوئی، ایک چھوٹے بچے کو دیکھا جو گھر کے اندر چل رہا تھا، اس بچے کے چہرے سے خوبصورت چہرہ نہیں دیکھا اور نہ ہی اس کی زبان سے زیادہ فصیح تر زبان اور اس کے کلام سے زیادہ دلنشین کلام میں نے سنی تھی۔ میں نے امامؑ سے عرض کیا: یہ کون ہے جو ان اوصاف کا مالک ہے؟ آپ نے فرمایا:

هذا المولود الكريم على الله

"وہی بچہ ہے جو خدا کے نزدیک صاحب عزت و اکرام ہے"

میں نے عرض کیا: اس بچے کو تو دنیا میں آئے چالیس دن سے زیادہ نہیں گذرے، لیکن وہ چالیس دن کا نہیں لگتا۔ امام مسکرائے اور فرمایا:

اما علمت انا معشر الاوصياء ننشأ في اليوم كما ينشأ غيرنا في الجمعة وننشأ في الجمعة كما ينشأ غيرنا في الشهر وننشأ في الشهر كما ينشأ غيرنا في السنة

"پھوپھی جان کیا آپ نہیں جانتیں کہ ہم اماموں میں سے ہر کوئی ایک دن میں اتنا بڑھتا ہے جتنا دوسرے لوگ ایک ہفتے میں، اور ایک ہفتے میں ہم اتنا بڑھتے ہیں جتنا دوسرے لوگ ایک مہینے میں، اور ایک مہینے میں ہم اتنا بڑھتے ہیں جتنا دوسرے لوگ ایک سال میں"

(دلائل الامامۃ ص ۵۰۰ [illegible])